سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا خطاب

17 اکتوبر 1996 ، امام بارگاہ 'نورِایمان' ، کراچی

پروگرام کے آغاز میں علامہ عباس کمیلی نے حاضرین سے ابتدائی کلمات میں فرمایا:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمدُ للہ والصلواۃ علی ..... اما بعد، مہمان گرامی، ولیِ کامل، پیرِطریقت، حضرت مولانا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہُ العالی۔ علماء کرام، حاضرینِ محفل! آج یہ ہم اور آپ سب کی خوش بختی ہے کہ جناب نے اس مسجد میں قدم رنجہ فرمایا ہے۔ اور ہم تہہ دِل سے آپ کے شکرگزار بھی ہیں اور خوش آمدید بھی کہتے ہیں۔ دراصل آپ کے اور ہمارے راستے جُدا جُدا سہی مگر منزل ایک ہے۔ منزل ایک ہی ہے اور وہ منزل خدا اور رسول ہے۔ اور اگر اس راستے پر چلنے کی کوشش اخلاصِ قلب سے کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا تعین ہو بلکہ ایک ہو کر چلیں۔ اس لیے کہ اگر مقصد خوشنودیٔ خدا و رسول ہو، رضائے خُدا و رسول ہو تو پھر کوئی وجہ تصادم نہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ آج ہم اور آپ ایک ہی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور یہ اچھی ابتداء ہوئی اور خُدا کرے کہ یہ سلسلہ یونہی جاری رہے۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہم سب ایک ہی خُدا و رسول کے ماننے والے ہیں۔ ہم سب ایک ہی کعبے کا طواف کرتے ہیں۔ وہ کعبہ کہ جس کے طواف کے لئے ہم جاتے ہیں۔ جب ہم حج کے لئے جاتے ہیں تو وہاں نہ کوئی سُنی ہوتا ہے نہ کوئی شیعہ ہوتا ہے۔ وہاں نہ کوئی دیوبندی ہوتا ہے نہ کوئی بریلوی ہوتا ہے۔ تو کیا سبب ہے کہ حج سے جب لوٹیں تو پھر سے فرقوں میں بٹ جائیں۔ ہر ایک خالصتاً ایک خُدا کی عبادت کیلئے وہاں جاتا ہے۔ جس طرح کعبہ خُدا کا گھر ہے اور مسجد ہے اسی طرح ہر مسجد خُدا کی مسجد ہے۔ کوئی شیعہ مسجد نہیں، کوئی دیوبندیوں کی مسجد نہیں، کوئی مسجد بریلویوں کی مسجد نہیں۔ ارے ہم کتنے تنگ نظر ہوگئے کہ ہم نے مسجدوں کو بھی فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔ ہم کتنے تنگ نظر ہوگئے کہ ہم نے مسجدوں کو بھی فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھا دیا۔ ہم تو خود تھے ہی فرقہ واریت میں ملوث، ہم نے اللہ کے گھر کو بھی فرقہ واریت سے پاک نہیں چھوڑا۔ مسجد اللہ کی مسجد ہے، اللہ کا گھر ہے اور اللہ کے گھر میں اگر کسی کا خون بہے تو وہ خون بہانے والا نہ شیعہ ہے نہ سُنی ہے وہ خُدا کا دشمن ہے۔ وہ کسی کا خون بہے، وہ کسی کا قتل ہو، وہ شیعہ مسجد میں قتل ہو، وہ سُنی مسجد میں قتل ہو قاتل کا مذہب نہ شیعہ ہے نا سُنی ہے، قاتل کا مذہب قتل ہے۔ ارے عدالت میں کسی قاتل سے اُسکا عقیدہ نہیں پوچھا جاتا۔ کسی قاتل کو اس کے عقیدے کی وجہ سے سزا نہیں دی جاتی۔ بلکہ قاتل ہو ہے جس کا مسلک قتل ہے، جس کو جُرم قتل ہے۔ یا وہ کرائے کا قاتل ہے یا وہ خریدا ہوا قاتل ہے۔ کسی اور کا ایجنٹ ہے۔ اور آج بھی جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کوئی شیعہ ایسا کرسکتا ہے یا کوئی سُنی ایسا کرسکتا ہے۔ کوئی شیعہ یا سُنی اللہ کے گھر پر حملہ آور نہیں

ہوسکتا۔ اللہ کی عبادت کرنے والوں کو ختم نہیں کر سکتا، نمازیوں کو ختم نہیں کر سکتا۔ اگر تھوڑا بہت اختلاف ہے، وہ اور امور پر ہے۔ نماز پر تو نہیں ہے۔ جب کسی مسجد میں نماز باجماعت ہو رہی ہو اور نمازیوں پر حملہ ہو، خواہ وہ کراچی کی مسجد ہو ملتان کی کوئی مسجد ہو اگر نمازیوں پر حملہ ہو رہا ہے اور نمازی قتل ہو رہے ہیں تو وہ قاتل نہ شیعہ ہے نہ سُنی ہے۔ وہ ابنِ ملجم کی نسل سے ہے۔ یہ روائت 19 رمضان 40 ہجری کو ابن ملجم نے قائم کی تھی کی۔ یہ مسجدِ کوفہ میں قتل ہوا تھا کسی نمازی کا۔ آج بھی حالات نے بتایا کہ ابن ملجم کے ماننے والے موجود ہیں۔

آج یہ کتنی خوش آئند بات ہے کہ اعتماد کے نعرے بہت عرصے سے لگ رہے تھے۔ اتحاد کی بات بہت عرصے سے ہو رہی تھی۔ لیکن آج کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ آج اسے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ اور یہ اتحاد خُدا اور رسول ﷺ کے نام پر ہونا چاہیئے اور یہ اتحاد توحید کے نام پر ہونا چاہیے، اللہ کے نام پر ہونا چاہیے اس لیے کہ اللہ کو ایک کہنے والا مسلمان ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے والا مسلمان ہے۔ اور لا الہ الا اللہ کہنے والے کا قتل کسی بھی مسلک میں جائز نہیں ہے۔

عزیزو! یہ مختصر سا پیغام تھا۔ قرآن جہان نماز کا حکم دے رہا ہے، روزے کا حکم دیتا ہے، جہاں حج کا حکم دیتا ہے جہاں زکوۃ کا حکم دیتا ہے وہاں اللہ کے گھر کو بھی فرقہ واریت سے بچانے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس طرح سے بہت سے امور سے روکتا ہے قرآن۔ اسی طرح قرآن نے سات مقامات پر فرقہ بندی سے روکا ہے، گروہ بندی سے روکا ہے۔ تو اس کے باوجود، جو اسلام کا نام لے کر فرقہ بندی کی بات کرے اسلام کا دشمن وہی ہے۔ ان کا مقصد ہے مسلمانوں میں آپس میں لڑائیں تفرقہ ڈالیں اور اسلام کو کمزور کریں۔ انہیں سازشوں کو کمزور کرنا آپ اور ہم سب کا کام ہے۔

ہاں کوئی شیعہ ہو کوئی سُنی ہو آئے دِن عجیب عجیب خبریں چھپتی رہتی ہیں۔ کچھ اخبارات کے بھی کارنامے ہیں لیکن عزیزو! ایک بات یاد رکھیں، ایک بات کھل کر سامنے آرہی ہے اور وہ یہ کہ کہیں شیعہ مسجد پر حملہ ہے کہیں سُنی مسجد پر حملہ ہے۔ کوشش یہ ہے کہ شیعہ مسجد پر حملہ ہو تو شیعہ مشتعل ہو کر اپنے اہل سنت بھائیوں پر حملہ کر دیں۔ اور اگر اہل سنت مسجد پر حملہ ہے تو کوشش یہ ہے کہ وہ مشتعل ہو کر شیعوں کے گھر جلا دیں۔ اس سازش کو سمجھیں۔ یہ بہت گہری سازش ہے۔ اس سازش کا شکار نہ ہوں اور اگر کسی شیعہ عالم کا قتل ہوتا ہے تو یہ نہ سمجھیں کہ سُنی عالم نے یہ قتل کرایا ہے۔ کسی سُنی عالم کا قتل ہوتا ہے تو یہ نہ سمجھا جائے کہ کسی شیعہ عالم نے یہ قتل کرایا ہے۔ اس لئے کہ اگر کوئی واقعی عالم ہے تو سمجھ رہا ہے کہ شیعہ بھی مسلمان ہے اور سُنی بھی مسلمان ہے۔ اور دونوں کا قتل کسی طرح سے جائز نہیں ہے۔

تو کسی بھی طور پر آپ کو مشتعل نہیں ہونا ہے بلکہ اسے اسلام دشمنوں کی سازش سمجھ کر نظر انداز کرنا ہے۔ جہاں کہیں آگ لگے اُن شعلوں کو بجھانے کی کوشش کریں۔ کوشش کریں کہ آپس میں بھائی چارہ رہے۔ اتحاد رہے، اتفاق رہے،

مسلمان مسلمان بھائی بھائی ہیں۔آیئے! اتحاد کے نعرے بہت لگے ہیں اور بہت دِنوں سے لگ رہے ہیں۔لیکن اس کا نتیجہ اب تک ہم نے نہیں دیکھا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اسے عملی جامہ پہنایا۔مدنی دور میں اتحاد کی بات نہیں بلکہ مسلمانوں کوایک دوسرے کا بھائی بھائی بنانا،ایک دوسرے کا ہمدرد بنانا اور صیغہ اخوت جاری کیا،ایک دوسرے کی میراث میں شریک کیا۔

آیئے اس ملک کو بچانا ہے اس ملت کو بچانا ہے تو اتحاد کو چھوڑ کر اخوت کی بات کریں۔ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں اور ایک دوسرے کے جان و مال کو اپنا جان و مال سمجھیں۔یہی صورت ہے کہ اتحاد، اتفاق اور اخوت کے ساتھ پار لگا سکتے ہیں۔۔اور پھر آخر میں ایک بات کہوں گا اور چند اشارے دے کر بات ختم کرونگا۔

اس برصغیر میں جو اسلام ہے یہ اسلام فاتحین نے نہیں پہنچایا ہے۔ یہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں بنا۔ یہ برصغیر میں فتوحات کے ذریعے نہیں پہنچا۔ یہ اسلام قلندروں نے پہنچایا ہے۔ برصغیر میں یہ اسلام عربوں نے ،حملہ آوروں نے شجاعوں نے،اُن کے کارنامے تاریخ میں سہی، فاتحین نے،انہوں نے اسلام نہیں پہنچایا ہے۔نہ اسلام یہاں مفتیوں نے پہنچایا ہے۔مفتیوں نے تو ہر دور میں کفر کے فتوے دیئے ہیں۔اسلام قلندروں نے پہنچایا ہے۔اسلام اولیاءاللہ نے پہنچایا ہے۔کون ہے داتا دربار؟ کون ہے سہون شریف؟ یہ نہ سمجھیں کہ یہ سُنی عالم نے پہنچایا ہے۔اسلام ان اللہ والوں کے ذریعے سے پہنچا ہے۔جنھوں نے دِلوں کو توڑا نہیں، دِلوں کو جوڑا ہے۔جنھوں نے تفرقہ نہیں ڈالا، بھائی بھائی بنایا ہے۔ مختلف عقیدے کے لوگوں کو، کسی کو نجس کہہ کر اپنے دسترخوان سے ہٹایا نہیں ہے۔ بلکہ قریب بلایا ہے۔ پیار محبت کی بات کی۔ محبت کا درس دیا اور اللہ کے قریب کیا۔تبھی تو یہ لطیف بھٹائی ، یہ شہباز قلندر ان کا عُرس منایا جاتا ہے۔سرکاری پیمانے پر عرس منایا جاتا ہے لیکن عرس منانے والے ان کی تعلیمات کو تو بھی سمجھیں۔ان کی سیرت پر تو غور کریں۔

اس ملک میں سمجھ نہیں آتا کہ کون سا اسلام آیا چاہتا ہے۔ایک اسلام تو بہت پہلے آچکا۔وہ قلندروں کا اسلام ہے وہ اللہ والوں کا اسلام ہے وہ اولیاءاللہ کا اسلام ہے۔اب ایک اور اسلام کی کچھ عرصے سے آمد آمد ہے اور اسی دِن سے یہ تفرقہ ہو رہا ہے۔ یہ فرقہ واریت ہورہی ہے۔وہ اسلام اولیاءاللہ کے مزاروں کو ڈھانے والا اسلام ہے۔ جب سے یہ قبروں کو ڈھانے والے اسلام کی آمد شروع ہوئی ہے، اس اسلام کو برآمد کرنے کے لئے وزارت مذہبی امور قائم ہوئی ہے، اس ملک میں اُسی دِن سے تفرقہ ہے یہ شیعہ سُنی کا۔ورنہ اس سے پہلے شیعہ سُنی سب ساتھ مل کے جی رہے تھے۔اور دونوں نے مل کر پاکستان بنایا تھا۔اور دونوں مل کر ہی پاکستان بچا سکتے ہیں۔اور یہیں سے میں مغرب کے پراپیگنڈے کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اسلام دہشت گردی سے نہیں پھیلا ،اسلام تلوار سے نہیں پھیلا ہے، اسلام جبر سے نہیں پھیلا ہے،اسلام ظلم سے نہیں

پھیلا ہے،اسلام اور ہے، مسلمان اور ہے۔اسلام کو مسلمان نہ سمجھو۔مسلمان کو اسلام نہ سمجھو۔ فعلِ مسلم اور ہے۔ اسلام پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔اسلام نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ: اُدع الی سبیل ربّک بالحکمة والموعظة الحسنة وجدلھم بالتی ھی احسن ۔ خبردار! بلاؤ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ میٹھی باتوں سے بلاؤ دلائل سے بلاؤ، براہین سے بلاؤ۔تکفیر کے فتووں سے نہ بلاؤ۔تکفیر کے فتووں سے نہیں، جبر سے نہیں،طاقت سے نہیں، دلائل سے، برہان کے ساتھ بُلاؤ۔ پیار اور محبت سے ثابت کرو۔جبر نہ کرو۔اگر تمھارے لئے، تمھاری دعوت پر کوئی لبیک نہیں کہہ رہا تو اُسے اُس کے مسلک پر رہنے دو، اُسے اپنے عقیدے پر رہنے دو۔وہ بھی جئے تم بھی جیو۔وہ اپنے عقیدے پر رہے تم اپنے عقیدے پر رہو۔

کوئی یہودی بھی ہو وہ بھی انسان ہے۔کوئی عیسائی بھی ہے اُسے بھی جینے کا حق ہے۔اُسے اُس کے عقیدے پر جینے کا حق ہے۔کسی یہودی پر بھی جبر نہیں ہوسکتا۔کسی عیسائی پر جبر نہیں ہوسکتا۔اور اس لئے جبر نہیں ہوسکتا کہ وہ تمھارا عقیدہ قبول نہیں کرر ہا ہے۔ نہیں نہیں! اور اگر کوئی تمہی میں سے،کلمہ گو ہو کے، فتنہ بپا کرے تو پھر اس فتنے کی سزا قتل ہے۔ آج میں پھر سے کہہ رہا ہوں اور اس وقت بھی کہہ رہا ہوں کہ بڑی اچھی ابتداء ہورہی ہے۔کہ ایک ولی کامل اپنے حجرے سے نکلا ہے۔کاش! اس ملک میں جتنے مشائخ ہیں جتنے اولیاءاللہ ہیں، جو اپنے آپ کو اولیاءاللہ کہہ رہے ہیں، سمجھ رہے ہیں وہ اس امت کا خون بچانے کے لئے، ملت کا بہتا ہوا خون بچانے کے لئے، اپنا پاکستان بچانے کے لئے اپنی خانقاہوں سے لا الہ اللہ کا پرچم بلند کرکے نکل آئیں اور اس ملت کو بچائیں۔ وماعلینا الا البلاغ المبین۔(علامہ عباس کمیلی کا خطبہ استقبالیہ ختم ہوا)

اس کے بعد سرکار ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔آپ نے فرمایا:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم.

عزیز ساتھیو! السلام علیکم،

آپ کی اس مجلس میں پہلی دفعہ آنا ہوا۔آنے مقصد کوئی سیاست نہیں ہے۔اور کوئی حکومت پر نقطہ چینی نہیں ہے، کسی فرقے کی دل آزاری نہیں ہے۔ہر ملک میں ہر شہر میں ہر گھر میں کچھ دِل والے ہوتے ہیں، اُن دِل والوں کو نکالنا مقصد ہے اور دِل کی آواز اُن کے ضمیر تک پہنچانی ہے۔

حضور پاک ﷺ کے زمانے میں دو طرح کے لوگ تھے۔دو طرح کا علم تھا۔ایک شریعت، زبان والوں کے

لئے۔ ایک طریقت، دِل والوں کے لئے۔ آپ کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف زبانی علم پر قناعت کری، صرف سیرت پر قناعت کری، انہی میں سے کوئی خوارج ہوا اور کوئی منافق ہوا۔ اور آپ کے زمانے میں جن لوگوں نے دِل والا علم بھی حاصل کیا۔ وہ تھے صحابی یا رسول اللہ ۔ وہ صحیح اپنا مقام حاصل کر کے چلے گئے۔ اور آج اس زمانے میں کہ سارے فرقے شریعت میں ہیں نا، وہ دِل والے علم کو چھوڑ گئے نا۔ فرقوں میں تقسیم ہو گئے نا۔ کیوں تقسیم ہوئے؟ اُس دِل والے علم کو چھوڑا تب تقسیم ہوئے۔ اب وہ دِل والا علم کیا ہے؟ زبانی علم تو ہر کوئی جانتا ہے۔ دِل والے علم کے لئے حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے۔ ایک تو میں نے تمھیں بتا دیا اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر ڈالو۔ حضرت ابراہیم بن اَدھم فرماتے ہیں۔ میں نے 70 مرتبہ اللہ کا دیدار کیا ہے۔ 120 مسئلے دِل والے اللہ سے سیکھے۔ 4 لوگوں کو بتائے سب نے انکار کر دیا۔ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں میں نے تین طرح کے علم حاصل کئے، ایک عام لوگوں کے لئے، ایک خاص کے لئے اور ایک صرف میرے لئے۔

ہمیں ایک شیعہ عالم ملا۔ وہ کہنے لگا کہ 40 پارے ہیں۔ ہم نے کہا ہم نے تو 30 سُنے ہیں اور 30 ہی پڑھے ہیں۔ وہ کہنے لگا ''ہیں، 10 اور ہیں'' ہم نے کہا بتاؤ، ہم سے پیسے لے ہم کو لا دو۔ وہ کہنے لگا تو قیمت سے نہیں ملتے، وہ محنت سے نہیں ملتے، وہ قسمت سے ملتے ہیں۔ وہ جن لوگوں کو مل جاتے ہیں وہ داتا صاحبؒ اور خواجہ صاحبؒ بن جاتے ہیں۔ ہم نے کہا یہ عالم صاحب خوامخواہ ہم کو اُلجھا رہے ہیں۔ وہ دوس پارے تو ہیں ہی نہیں۔ آخر ایک دِن یہ ہوا کہ اللہ نے توفیق دی، ہم جنگلوں میں چلے گئے۔ حضرت لال شہباز قلندر کی دربار پر آئے، یہاں اُنھوں نے اللہ اللہ سکھایا، دِل کا اللہ اللہ سکھایا۔ دِل سے اللہ اللہ شروع کر دیا۔ جب دِل سے اللہ اللہ شروع کر دیا تو باطنی مخلوقیں سامنے آ گئیں اور وہ دس پارے بھی سامنے آ گئے۔ دیکھا وہ قرآن اور، یہ اور۔ وہ تیس سپارے اور، یہ دس سپارے اور۔ پھر ہم نے موازنہ کیا کہ اس میں فرق کیا ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا تھا کہ تم مجھے قتل کر دو۔ قرآن پورا کہتا ہے نماز پڑھ ورنہ گناہگار ہو جائیگا۔ جب اُن پاروں کو پڑھا تو وہاں لکھا ہوا تھا اگر تو نے نماز پڑھی تو گناہگار ہو جائیگا۔ تو پوچھا کیوں؟ کیسے نماز پڑھنے سے گناہگار ہو جائیگا؟ تو اُن پاروں نے جواب دیا کہ اگر تو اللہ سے بات چیت کرر ہا ہو، اللہ کے دیدار میں ہو تو نماز کا وقت آ جائے تو تو دیدار چھوڑ کے نماز پڑھنا شروع کر دے تو گناہ کیا نا تو نے۔ پھر پورے قرآن نے کہا تو روزے رکھ، اگر ذرا بھی پانی تیرے اندر چلا جائے تو تیرا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اُن دس پاروں سے پوچھا تو وہ کہنے لگے تو کھاتا پیتا رہ۔ تیرا روزہ ہی نہیں ٹوٹے گا۔ پوچھا اس کیا مطلب؟ تو پاروں نے جواب دیا کہ اگر تیرا نفس پاک ہے تو کھایا نہیں کھا تو ہر وقت روزے دار ہی ہے۔ تو روزے دار ہی ہے اگر تیرا نفس مطمئنہ ہو جائے تو۔ پھر قرآن نے کہا کہ تو حج کر، اگر طاقت ہے تو حج کر۔ جب اُن سے پوچھا تو کہنے

لگے

کعبے دے ول او ہی جاندے جہڑے ہوندے کم دے ٹوٹی

تو پھر اُن دس پاروں نے جواب دیا کہ تو حج کو کیوں جاتا ہے، حج تیری طرف آئے گا۔ تو اللہ کا دیدار کر، تا کہ وہ حج تیرا طواف کرے۔ پھر قرآن نے کہا کہ زکواۃ دے، ڈھائی پرسنٹ زکواۃ دے۔اور اُس نے کہا ڈھائی پرسنٹ پاس رکھ باقی ساری زکواۃ دے۔اِس قرآن سے پوچھا یہ کہنے لگا اللہ بڑی دور ہے۔اللہ نہیں ملتا۔دِن رات تو مجھے پڑھتا رہ، تلاوت کرتا رہ اللہ تجھے نہیں ملتا۔تو اُن دس پاروں سے پوچھا وہ کہنے لگے اللہ تو اس دُنیا میں گھومتا پھرتا ہے۔وہ کبھی خواجہ بن کے آتا ہے کبھی داتا بن کے آتا ہے۔کبھی داتا کے روپ میں اور کبھی خواجہ کے روپ میں۔سخی سلطان باہو ؒ فرماتے ہیں اگر ان سلطانوں (ہفت سلطان الفقراء) کو اللہ کہا جائے تب بھی غلط نہیں ہے روا ہے۔اگر ان سلطانوں کو اللہ کہا جائے تو جن کے ذریعے یہ سلطان بنے تو پھر اُن کا مرتبہ کیا ہوگا؟ یہ راہِ طریقت حضرت علی (کرم اللہ وجہ) کے بغیر کوئی چل سکتا ہی نہیں۔

اہلِ سنت کہتے ہیں کہ حضور کے بعد سب سے زیادہ درجہ حضرت ابو بکر صدیق کا ہے۔ہم مانتے ہیں۔شریعت میں اُن کا درجہ ہے لیکن طریقت میں حضرت علی کا درجہ ہے نا۔اگر اللہ تک جو پہنچانے والا جو راستہ ہے نا حضرت علی کے ذریعے پہنچتا ہے نا۔حضرت علی کے ذریعے ہی ہے۔ایک دفعہ ہم لال باغ میں بیٹھے تھے تو کچھ ملنگ آئے اُن کے پاس چرس کے سگریٹ تھے، ہمارے پاس سے گزرے، تھوڑے سے آگے گئے اُنھوں نے یا علیؑ کے نعرے لگائے۔قسم ہے رب کی جب اُنھوں نے یا علیؑ کے نعرے لگائے تو میں نے دیکھا کہ وہ ساری جگہ نورانی منور ہوگئی تو میں سوچنے لگا کہ یہ بھنگ چرس پینے والے، ان کی زبانوں میں اتنی تاثیر! تو ہم جو قرآن نمازیں پڑھنے والے ہم تو بڑی دور ہیں۔ یہ راز کیا ہے۔تو آواز آئی نہیں یہ اُنکی زبانوں میں تاثیر نہیں ہے یہ جسکا نام لے رہے ہیں یہ اُس کے نام میں تاثیر ہے۔

اُن دس پاروں میں ایک بات جو ہم نے پڑھی ہم نے آج تک کسی کو نہیں بتائی کہ لوگ سمجھ نہیں سکیں گے خوامخواہ ہمارے خلاف ہو جائیں گے۔ہم نے سنیوں کو بھی نہیں بتائی شیعوں کو بھی نہیں بتائی۔آج چونکہ سارے اکٹھے ہو گئے ہیں یہاں، اب سوچا ان کو بتا ہی دیں۔اُن دس پاروں میں لکھا ہوا تھا۔ایک دفعہ حضور پاک نے اپنی انگوٹھی حضرت علی کو دے دی ،اُنھوں نے پہن لی۔کچھ عرصہ بعد جب حضور پاک معراج کو گئے تو دیکھا کہ وہی انگوٹھی اللہ کے ہاتھوں میں تھی۔اب ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ راز کیا تھا۔نہ اس پر کوئی بحث کر سکتے ہیں نہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ حضرت علی کی انگوٹھی اللہ کے ہاتھوں میں کیسے چلی گئی۔اب وہ جو دس پارے ہیں اب اُن کی تشریح بھی ضروری ہے۔اب یہ جو قرآن آیا وہ پاروں کی شکل میں نہیں آیا۔کبھی تھوڑا کبھی زیادہ اسی طرح کئی سال لگ کے یہ پورا ہوا۔اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر روز ایک پڑھنے

کیلئے ایک حصہ کیا۔ پورے کے تیں حصے بنا دیئے۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ ایک مضمون ختم نہیں ہوا اُس کو پارہ بنا دیا گیا، اُسکے تیں حصے بنا دیئے گئے۔ اب وہ دس حصے کون سے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو قلب کی نبوت ملی تھی۔ اُس میں آدھی اُن کے لئے آدھی اُنکے ولیوں کیلئے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کو روح کی ولائت اور ملی آدھی اُن کے لئے آدھی اُن کے ولیوں کیلئے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کو سری کی نبوت ملی، آدھی اُن کے لئے آدھی اُنکے ولیوں کے لئے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو خفی کی نبوت ملی، چاروں (قلب، روح، سری، خفی) حصے ملے، آدھی اُن کے لئے آدھی اُنکے ولیوں کیلئے۔ پھر حضور پاک کو پانچوں ملے، سارا علم ملا، آدھا اُن کیلئے اور آدھا اُنکے ولیوں کیلئے۔ وہ دس حصے جو باطن میں تھے وہ سینہ بہ سینہ چلتے ہیں نا۔ یہ تیں پارے عام لوگوں کے لئے اس کے سفید کاغذ لانا پڑتا ہے۔ وہ دس پارے خاص لوگوں کے لئے اُن کیلئے سفید دِل لانا پڑتا ہے۔ اب اُس علم کی تشریح کرتے ہیں کہ وہ علم کیا ہے؟ یقین کرو اگر تمھارے پاس وہ علم آ جائے تو کافروں کو بھی یہودیوں کو بھی سب کچھ کرلو۔ جب تم سے وہ علم چلا گیا تو تم خود مسلمان نہیں بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے نا۔ یہ جو ڈھانچہ ہے، یہ جو جسم ہے، یہ مٹی کا بنا ہوا ہے۔

اس جسم کے اندر سات مخلوقیں ہیں، روحیں ہیں۔ باقاعدہ حدیث شریف میں اُنکے نام ہیں۔ قلب، روح، سری، خفی، اخفاء، انا، نفس۔ یہ مخلوقیں ہیں۔ کسی کا کام دیکھنے کے لئے، کسی کا چلنے کے لئے، کسی کا بولنے کے لئے، کسی کا صرف اللہ اللہ کرنے کے لئے۔ ان مخلوقوں کے قرآن مجید میں نام ہیں۔ قلبِ سلیم، قلبِ منیب، قلبِ شہید، نفس امارہ، نفس لوامہ، نفس ملہمہ، نفس مطمئنہ یہ تو جُسے ہیں۔ سات مخلوقیں تمھارے اس ڈھانچے کے اندر ہیں۔ ایک مخلوق جو شیطانی ہے اُس کو نفس بولتے ہیں۔ بلھے شاہ نے فرمایا: اس نفس پلیت نے پلیت کیتا اساں مڈھوں پلیت نہ سی۔ وہ جو نفس تمھارے اندر آیا تو تم پلیت ہوئے نا۔ ورنہ جو مٹی بنائی گئی وہ ناپاک نہیں تھی نا وہ جو مٹی سے تمھارا جسم بنایا گیا وہ ناپاک نہیں تھا نا۔ وہ اندر جو روح ہے وہ ناپاک نہیں تھی نا۔ وہ جو نفس آیا تب تم ناپاک ہوئے نا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو بڑی دور بھیجا۔ اسی انسان میں سے اللہ نے انسان کو راستہ بھی دیا۔ ایک انسٹرومنٹ لگا کر بھیج دیا کہ اگر اس کو مجھ سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہوگی تو یہ ٹیلیفون آن کر لے گا۔

اب وہ ٹیلیفون کیا ہے۔ وہ ٹیلیفون تمھارا دِل ہے۔ اب جس طرح یہ زبان اللہ اللہ کرتی ہے اسی طرح یہ دِل بھی اللہ اللہ کر سکتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ درویشوں کا خیال ہے ہم نے دِل دیکھا ہے گوشت کا لوتھڑا ہے۔ وہ اللہ اللہ کیسے کرتا ہے۔ درویش کہتے ہیں یہ زبان بھی گوشت کا لوتھڑا ہے یہ اللہ اللہ کیسے کرتی ہے۔ یہ گوشت دو جبڑوں کے درمیان لٹکا ہوا ہے اور وہ گوشت دو پسلیوں کے درمیان لٹکا ہوا ہے۔ اس گوشت میں طاقت نہیں ہے اللہ اللہ کرے، وہ ایک مخلوق ہے وہ اس کو

اللہ اللہ کراتی ہے۔ وہ مخلوق سینے کے سنٹر میں ہے اُسکا نام اخفیٰ ہے۔وہ اللہ اللہ کرتی ہے اس گوشت کے لوتھڑے کے لئے۔ اگر کسی میں وہ مخلوق نہ ہوتو ڈاکٹر کہتے ہیں زبان تو صحیح ہے یہ بولتا کیوں نہیں ہے۔انسان میں اور جانوروں میں ان مخلوقوں کا فرق ہے۔اگر یہ مخلوق جانوروں میں ہوتی تو اُسکی بھی زبان ہے ناوہ بھی تو کچھ نہ کچھ بولتے نا۔اس زبان کو بلوانے کے اخفیٰ (لطیفہ) ہےاور وہ دِل گوشت کا لوتھڑا ہے عربی میں اُس کو فواد کہتے ہیں اور وہ جو مخلوق ہے اُس کے ساتھ اُس کو قلب کہتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اخفیٰ آزاد ہے اور قلب ایک لاکھ اسی ہزار جالوں کے اندر بند ہے۔اگر کوئی اُس قلب کو بھی آزاد کرالے جس طرح یہ زبان اللہ اللہ کرتی ہے اُسی طرح وہ گوشت کا لوتھڑا دِل بھی

اللہ اللہ کرے گا۔اب وہ آزاد کیسے ہو؟اگر کوئی شخص انڈے کی خاصیت سے بے خبر ہے اُس سے کہا جائے یہ ہوا میں اُڑے گا یہ چوں چوں کرے گا تو کہے گا کہ غلط، کہتا ہے میں روز توڑ کے دیکھتا ہوں کچھ بھی نہیں ہے اس میں۔اِس کا نام بیضہ (انڈہ) ہے۔تصوف نے تمھارے کو کہا کہ تمھارے اندر بیضہ ناسوتی ہے۔اُس (بیضے) میں چوزہ بند ہے اور اس (بیضے) میں فرشتہ بند ہے۔اُس کو ظاہری گرمی کی ضرورت ہے، اِس کو اللہ ھو کی ضربوں کی ضرورت ہے۔اُس کو مُرغی چاہئے، اِس کو مُرشد چاہیے۔ورنہ یہ بیکار ہو جائیگا جس طرح تمھارا دین اسلام بیکار ہوگیا۔ مرغی کیا کرے گی؟اُس کے حساب سے اُس کو گرمی پہنچائے گی اور مُرشد اُس کے سینے کے حساب سے اُس کو اللہ کا نور پہنچائے گا۔جب مُرغی کا انڈہ پھٹے گا جو چوزہ نکلے گا وہ بغیر سیکھائے چوں چوں کرے گا۔کیوں؟ کیونکہ اُس کی فطرت ہے نا۔ اور جب یہ (بیضہ ناسوتی) پھٹے گا تو پھر بغیر سیکھے سکھائے اللہ اللہ کرے گا نا۔کیونکہ اللہ اللہ اس کی فطرت ہے۔

یہاں سے پھر دوطرح کی تسبیحاں ہیں۔ایک تمھاری تسبیح ہے جو بازاروں میں بکتی ہے اور ایک وہ تسبیح وہ تمھارے اندر چلتی ہے۔وہ بھی ٹک ٹک کرتی ہے نا۔اب تم اُس کے اُستاد ہوگے کہ تیری تسبیح یہ ہے یہ جو دِل کی دھڑکنیں ہیں اس کے ساتھ اللہ اللہ ملا۔آپ اس تسبیح سے اللہ اللہ کیوں ملاتے ہیں۔اللہ کو ایک دفعہ کہہ دینا مان لینا کافی ہے نا یہ گھڑی گھڑی اللہ اللہ کیوں کرتے ہیں۔جس طرح پتھر، پتھر سے ٹکراتا ہے شعلہ اُٹھتا ہے۔لوہا لوہے سے ٹکراتا ہے چنگاری اُٹھتی ہے۔پانی ،پانی سے ٹکراتا ہے بجلی بنتی ہے۔اللہ اللہ سے ٹکراتا ہے تو نور بنتا ہے۔وہ نور بنا نا۔لیکن یہ نور اندر تو نہیں گیا نا۔یہ اگر کام آیا تو یومِ محشر میں کام آئے گا نا یہاں تو کوئی کام نہیں آئے گا۔

جب اللہ اللہ تیرے اندر دِل کی دھڑکنیں پکاریں گی اللہ اللہ تو پھر وہ جو نور بنے گا نا تو وہ تیرے اندر جائے گا نا۔وہ تیرے خون میں جائیگا نا۔خون سے ہوتا ہوا تیری نسوں میں جائیگا نا۔نسوں سے ہوتا ہوا تیری روح تک پہنچ جائے گا نا۔پھر تیری روح بیدار ہو کے وہ اللہ اللہ کرے گی۔پھر تو سوتا رہے گا روح اللہ اللہ کرتی رہے گی۔تو قبر میں چلا جائے گا وہاں بھی اللہ

اللہ۔اور یومِ محشر تک اللہ اللہ ہوتی رہے گی۔ جب اس جسم میں اللہ اللہ ہوتی رہے گی وہ جو نور بنے گا وہ کدھر جائیگا۔وہ تیرے دِل میں اکٹھا ہوجائیگا نا۔ تیرے دِل میں نور اکٹھا ہو جائے گا۔اب تو نماز پڑھتا ہے نا یہی کہتا ہے نا میں نماز پڑھنے گیا۔سراسر غلط ہے۔قرآن میں کہاں لکھا ہے نماز پڑھ، اُس میں لکھا ہے نماز قائم کر۔تو نماز پڑھتا ہے نا۔اندر تو قائم ہوتی نہیں ہے نا۔اندر نفس ناپاک ہے نا۔کتا ہے نا اندر تو نماز کیسے ٹھہرے؟ اب تو نے نماز پڑھی ہے جب تو پڑھ رہا تھا اُس وقت مومن تھا جب تو فارغ ہوا تو وہی ہیرا پھیری۔ جب تیرے اندر نور آئیگا تو جس طرح میگنٹ ہے سوئیاں پھینکو نسبت ہے۔چھوٹی چھوٹی سوئیاں پھینکو وہ میگنٹ اُن کو کھینچ لیتا ہے نا۔ یہ اُس کی خاصیت ہے۔اسی طرح نور کو نور سے نسبت ہے۔ پھر جب تو نماز پڑھے گا تو نماز کا نور تیرے اندر۔تلاوت کرے گا تو تلاوت کو نور تیرے اندر۔پھر تو نماز پڑھتے وقت بھی مومن،سوتے وقت بھی مومن اور کاروبار میں بھی مومن۔اس زبان کا تصرف ہے، یہاں بولتے ہیں۔ایک آلہ اِدھر ہے ایک آلہ اُدھر ہے۔ بی بی سی والے سُنتے ہیں اور دِل کا تصرف ہے کہ یہاں گونجتا ہے عرش معلیٰ والے سُنتے ہیں۔تیری نماز کو یہ (قلب) عرش معلیٰ تک پہنچائے گا۔ وہ نماز مومن کی معراج ہے۔مومن کا مسلمان کا نہیں۔اور مومن کی تشریح ہے۔سورۃ حجرات میں ہے کہ اعراب نے کہا ایمان لے آئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں ان کو کہو کہ اسلام لے آئے۔مومن تب بنو گے جب نور تیرے دِل میں اُترے گا۔ جب دِل میں نور اُترے گا پھر تم مومن ہوگے نا۔ابھی تو مومن نہیں ہو۔ابھی تو مسلمان ہو۔ایک دوسرے سے لڑتے ہو۔تو مومن جب بن جاؤ گے تو پھر لڑو گے نہیں۔مومن سارے بھائی بھائی ہوتے ہیں۔مسلمان کیا ہوتا ہے؟ کلمہ زبان سے پڑھتا ہے زبان مسلمان ہوگئی لیکن دِل میں کیا ہوتا ہے دِل میں شیطان ہوتا ہے۔ یہ بات نمازیوں کو بڑی بُری لگتی ہے۔ہم کہتے ہیں کہ جب تو نماز پڑھتا ہے تجھے وسوسے کیوں آتے ہیں۔تو تو اللہ کے حضور میں کھڑا ہے، تجھے وسوسے کیوں آتے ہیں۔تیرے دِل میں شیطان ہے تب وسوسے آتے ہیں نا۔وہی شیطان تجھے فرقہ بندی میں مبتلا کیے رہوئے ہے نا۔ بایزید بسطامیؒ جنگل میں گئے۔ جب باقی عبادت کرتے تو شیطان ایک کونے میں کھڑا ہنستا رہتا۔جب وہ اللہ ھو کی ضربیں لگاتے ،دِل میں اللہ ھو بسانے کی کوشش کرتے تو شیطان قریب آتا اور اُن کو ستاتا۔روشن ضمیر ہوگئے تھے۔ایک دِن ڈنڈا لے کر اُس کے پیچھے بھاگے کہ آج اس کو ماروں گا۔آواز آئی اے بایزید! یہ ڈنڈوں سے نہیں مرتا یہ اللہ کے نور سے جلتا ہے۔ تو اتنا ذکر اتنا ذکر کہ نورعلیٰ نور ہو جائے۔جب بایزبسطامیؒ نورعلیٰ نور ہوگئے تو دِل سے کیا، وہ شہر سے بھی شیطان نکل گیا۔

اب تم سارے کہتے ہو، حکومت بھی کہتی ہے، ہمارے علماء بھی کہتے ہیں سارے ایک ہو جاؤ۔ کیسے ایک ہو جاؤ؟ وہ جو تیرے اندر شیطان ہے وہ ایک تھوڑی ہونے دیتا ہے۔اگر تم سُنی ہو تو سُنیوں میں فرقے بنا دے گا۔شیعہ ہو تو شیعوں

میں فرقے بنادے گا۔تو وہ تجھے ایک کیوں ہونے دے گا۔ایک ہونے کے لئے تو پہلے اُس کو نکال۔اس دِل میں یا شیطان ہوگا یا اللہ ہوگا۔اللہ کو بسا ہوگا۔ جب تیرے دِل میں چوبیس گھنٹے اللہ اللہ شروع ہو جایٔگ نا اس کو بولتے ہیں قلب جاری ہوگیا۔تیری روح تیرا دِل اللہ اللہ کرنا شروع کردیں گے نا پھر اس دِل میں شیطان نہیں رہے گا۔پھر اللہ ہی رہ جائے گا نا۔پھر اللہ نے ہر مخلوق کو بنایا ہے نا۔وہ مسلمانوں سے کیا، وہ تو ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے۔وہ تو چیونٹی سے محبت کرتا ہے۔تو پھر تیرے دِل میں وہ وصف پیدا ہو جایٔگا نا جو اللہ کی صفات سے ہے۔فرقہ بندی تو اُسی وقت ختم ہوگی نا۔اب جب یہ تیری دِل کی آواز اوپر پہنچنا شروع ہو جائیگی ،جب تو مومن بنے گا، تیری نماز اوپر ہوگی۔ یہ مومن ہے۔ولی اس سے آگے ہے۔

ولائت کیا ہے؟ جب وہ تیرے اندر کی مخلوقیں، اُن کو غذا چاہیے۔جس طرح تجھے غذا چاہیٔے اسی طرح اُنہیں بھی غذا چاہیٔے۔تیری غذا گوشت روٹی ہے اور اُن کی غذا اللہ کا نور ہے۔ جب ہر وقت اللہ اللہ ہوگا تو اللہ اللہ سے وہ جو تیری مخلوقیں وہ طاقت پکڑ جائیں گی۔ایک مخلوق ہے جسے نفس بولتے ہیں۔اس میں طاقت ہے۔ بچہ بچپن سے ہی شیطان ہوتا ہے۔نفس ہی ہے جو ہمیں عرشِ معلیٰ تک پہنچائے گا۔وہ مخلوق اس جسم سے باہر نکل جاتی ہے۔کہاں جاتی ہے؟ شیطانوں میں گھومتی ہے۔واپس آکر وہ جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔تو اُس کا تعلق بھی اُسکی نسبت ہی شیطانوں سے ہے۔ جب تمھاری کچھ روحیں اللہ کے نور سے نورانی ہو جائینگی اور پھر وہ جسم سے باہر نکلیں گی، تو کہاں جائیں گی۔شیطان شیطانوں میں گیا اور نور نوریوں میں گیا۔تو سب سے پہلے اس سینے سے نکلیں گی اور حضور ﷺ کے قدموں میں ۔اس وقت بلھے شاہ نے فرمایا ہے کہ

لوکی پنج ویلے عاشق ہر ویلے لوکی مسیتی اور عاشق قدماں۔

جب تو قدموں میں پہنچ گیا تو مرتبہ تجھے مل گیا نا۔اب یہاں سے پھر دو طرح کی شریعت ہے۔تم شریعت محمدی سے واقف ہو۔ وہ دس پارے شریعتِ احمدی سکھاتے ہیں۔ہوسکتا ہے تم نے سُنا ہو نہ سُنا ہو، وہ شریعت احمدی کیا ہے؟۔حضور پاک ﷺ کا جو جسم مبارک ہے اُس کا نام محمد ﷺ ہے۔آپ کی جو روح ہے اُس کا نام احمد ہے۔آپ کا جو خفی ہے اُس کا نام حامد ہے۔آپ کی جو سروالی مخلوق انا ہے اُس کا نام محمود ہے۔شریعت احمدی پہلے کی ہے۔اور شریعتِ محمدی بعد میں رائج ہوئی ہے۔جب حضور پاک شبِ معراج میں گئے، معراج میں جانے سے پہلے بیت المقدس میں آپ ﷺ نے نماز پڑھائی تھی۔جس میں سبھی نبیوں نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی۔ وہ نماز پہلے ہوئی تھی نا۔جب یہ نماز پہلے ہی پڑھتے تھے تو اوپر کون سی نماز ملی؟ یہ شریعتِ احمدی ہے جس کیلئے آپ ﷺ نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں اس دُنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔آج بھی اگر کسی کی روح اس قابل ہو جائے تو اُس کو وہی شریعت احمدی وہی نماز مل سکتی ہے جو

بیت المقدس میں پڑھائی گئی تھی۔آپ جب اوپر گئےوہ نماز ملی تم کو پاک کرنے کے لئے ملی۔وہ جو نماز پڑھا کے لئے گئے تھے وہ اُن لوگوں کے لئے تھی جو پاک ہی تھے۔وہ نماز کہاں ہوتی ہے۔وہ بیت المعمور میں ہوتی ہے۔اُس نماز میں اعتبار نہیں ہے کہ یہ قبول ہوئی ہے یا نہیں۔یہ پتہ نہیں ہے۔لیکن اُس نماز پہ شک کرنا بھی کفر ہے۔اُس پہ شک کرنا بھی کفر ہے کیونکہ اُس نماز کو حضور پاک ﷺ پڑھاتے ہیں۔اور اُس وقت تک سر نہیں اُٹھاتے جب تک اللہ جواب نہ دے لبیک یا عبدی۔اور جب اللہ جواب دیتا ہے لبیک یا عبدی تب پھر سر اُٹھاتے ہیں نا۔جس میں اللہ خود جواب دے۔اور حضور پاک ﷺ نماز دپڑھائیں اُس میں شک کون کرسکتا ہے۔

اب یہ تو بات نماز کی ہوگئی پھر وہ جو آگے اُن پاروں میں لکھا ہوا تھا۔کہ اس مقام پر نماز پڑھنا گناہ ہے تو وہ کونسا مقام ہے۔جب یہ مخلوقیں جسم سے نکلتی ہیں، سب سے پہلے جسم میں باری باری ذکر کرتی ہیں۔پہلے اِدھر اللہ اللہ، پھر اِدھر، پھر اِدھر (سینے کے مختلف مقامات پر اشارہ فرمایا) اور جب یہ اکٹھی کرتی ہیں (اللہ اللہ) تو پھر یہی مسجد یہی کعبہ یہی گل وگلزار بن جاتا ہے۔ اور پھر اُس نور کی طاقت سے یہ سینے سے نکلتی ہیں باہر۔جب سینے سے نکلتی ہیں تو کوئی حضور پاک ﷺ کے پیچھے، کوئی خانہ کعبہ میں، کوئی حضرت علی کے پاس، کوئی غوث پاک کے پاس یہ اُنکے مقام ہیں کہیں بھی چلی جاتی ہیں۔ایک وقت آتا ہے بندہ سوچتا ہے، دیکھیں اوپر کیا ہورہا ہے۔ایک مخلوق ہے دماغ میں جس کا نام ہے انا، وہ اس دماغ سے نکلتی ہے اور سیدھی اوپر پرواز کرجاتی ہے۔فرشتے روکتے ہیں، وہ نہیں رُکتی۔ فرشتے کہتے ہیں چلو جو کچھ بھی ہے بیت المعمور سے آگے جل جائیگا۔فرشتے بیت المعمور سے آگے نہیں جاسکتے اور یہ وہاں پہنچ جاتی ہیں جہاں رب کی ذات ہے۔ظاہری جسم سے حضور پاک وہاں پہنچے، اور ان مخلوقوں سے ولی وہاں پہنچتے ہیں۔عورتیں نہیں پہنچ سکیں اُس مقام تک۔عورتیں صرف بات چیت کرسکتی ہیں لیکن صرف حضرت فاطمۃ الزہرا ہیں جنہوں نے رب کا دیدار کیا ہے۔باقی کوئی عورت رب کے دیدار میں نہیں جاسکی۔بات چیت تک ہی رہی۔بیت المعمور تک ہی جاسکیں۔

جب یہ مخلوقیں اوپر جاتی ہیں، بڑی دور سے گئی ہیں نا۔بڑی محنت کر کے گئی نا۔پھر ایک دوسرے کو پیار سے دیکھتے ہیں۔اور پھر اللہ تعالٰی فرماتا ہے میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے۔تو دیکھتے ہیں۔پھر وہ جو اللہ کا نقشہ ہے وہ اُس مخلوق کے ذریعے اُس کے سینے میں آتا ہے۔پھر جب وہ اُس کے سینے میں آتا ہے پھر اللہ تعالٰی فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔پھر اُس وقت تخی سلطان باہوؒ نے فرمایا اُس ولی کے لئے کہا ہے مُرشد دا دیدار ھے باھو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ھو۔ مجھے کعبے میں جا کے اللہ نہیں ملا اُس مُرشد کا دیدار ہی میرے لئے لکھ کروڑاں حجوں کا ثواب بن گیا

نا۔ یہ ہوتا ہے کامل مُرشد۔اب جولوگ اللہ کے لئے بیعت کرتے ہیں اُن کیلئے ایسا ہی مُرشد تلاش ہونا چاہئے نا۔اب لوگ کہتے ہیں ہمیں خبرنہیں ہے، ہمارا مُرشد کامل ہے یا ناقص ہے۔تلاش میں ہیں،انہیں خبرنہیں ہے۔ خبر کیوں نہیں ہے؟ پہلے زمانے میں اگر کوئی کہتا تھا میں ولی ہوں جولوگ روشن ضمیر ہوتے تھے وہ پہچان جاتے تھے نا۔اب غلطی تمھاری ہے تم روشن ضمیر رہے نہیں نا۔مرزا غلام احمد نے کہا نبی ہوں تم لوگوں نے کہا کہ ہوگا۔مان لیا نا۔ تو روشن ضمیری ختم ہوگئی نا۔ اِس وقت بھی ضروری ہے کہ تم سب سے پہلے روشن ضمیر بن جاؤ۔اپنے دِل کی دھڑکنوں کو اللہ اللہ میں لگاؤ۔اور جب اُس دِل میں نورا کٹھا ہوجائیگا چور کو چور پہچانتا ہے تو نور کو نور پہچان لے گا۔جب تم داتا صاحب کی دربار پر جانا۔وہاں بھی اللہ یہاں بھی اللہ، دھڑکن تیز ہوجائیگی، رقت پیدا ہوجائیگی۔تو خواجہ صاحب کی دربار پر جانا وہاں اللہ یہاں بھی اللہ۔پھر تم کسی کامل کے سامنے جاؤ گے نا،حدیث شریف ہے، جس کی محفل میں اللہ اللہ شروع ہوجائے۔وہ تمھارے لئے روشناس بن جائیگی۔وہی ہے کامل مُرشد جو تمھیں اللہ تک لے کے جائیگا ورنہ تمھاری بھی زندگی بیکار اور وہ بھی بہت سخت گنہگار اور روسیاہ ۔ کیونکہ اگر کوئی نبی نہیں ہے تو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو کافر کہتے ہو نا۔اگر ولی نہیں ہے تو ولی کا دعویٰ کرتا ہے تو کفر کے نزدیک پہنچ جاتا ہے نا۔اُس کو ماننے والے کافر اور اِس کو ماننے والے کم بخت اور بے نصیب۔

اب ہر آدمی کہتا ہے کہ حب علیؑ اور حب حسینؑ ہے،حب محمدؐ اور حب اللہ ہے۔ کہتا ہے۔ہم کہتے ہیں، کہنا ریاکاری ہے۔اصلی بات یہ ہے،محبت کی نہیں جاتی محبت ہوجاتی ہے۔محبت کا تعلق زبانوں سے نہیں محبت کا تعلق دِل سے ہے۔ لوگ کہتے ہیں ہمیں حب رسول ہے،حب اللہ ہے،حب علی ہے۔اُس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔اب تمھارے دِل میں محبت کیسے آئے گی؟ سارے کہتے ہیں جب تک محبت نہ ہو کام نہیں بنتا۔تو محبت کیسے آئیگی ؟ ۔ ہر وقت اللہ اللہ ہر وقت اللہ اللہ ۔جب کوئی چیز تمھارے دِل میں بس جائے تو محبت ہوجاتی ہے نا۔پھر تمھارے دِل میں اللہ بس جائے تو اللہ سے محبت ہوگی نا۔جب تمھارے دل میں اللہ کی محبت ہوگئی تو پھر جن لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے پھر تمھارے دِلوں میں اُن سے بھی محبت ہوگی نا۔پھر کسی کی روح حضرت علی کی طرف، کسی کی پنج تنؑ کی طرف تو کسی کی اصحابہ کی طرف تو کسی کی رسول ﷺ کی طرف۔وہ محبت ہوتی ہے نا۔پھر جن لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے اُن کو بڑے پیار سے دیکھتا ہے نا اور جس دِن اللہ نے پیار سے دیکھا تو محبت بھی گئی پھر عشق آ گیا نا۔ تو پھر جب عشق آ گیا تو پھر میں تیرا تو تُو میرا ۔ اُس وقت علامہ اقبال نے فرمایا:

گر هو عشق تو کفر بهی هے مسلمانی فرماتے ہیں اگر عشق نہ ہو تو مسلم بھی ہے کافر وزندیق۔

نماز پڑھنا آسان ہے، روزے رکھنا آسان ہے، آسان تہجد پڑھنا آسان ہے۔ساری رات اللہ کی یاد میں جاگنا

بھی آسان ہے۔لیکن اللہ کو دِل میں بسانا بڑا ہی مشکل ہے۔ اُس کو اِس دِل میں لانا بہت ہی مشکل ہے۔اب تم نے اتنے راتیں نمازیں بھی پڑھی ہونگی۔تہجد بھی پڑھی ہوگی۔کیا کیا وظیفے بھی پڑھے ہونگے۔لیکن تمھارے دِل میں اللہ نہیں ہے۔تم نے جب دعا مانگی ہوگی تو یہی مانگی ہوگی کہ اے اللہ! مجھے جنت دے۔یہی مانگی ہوگی نا۔تمھیں اپنی زندگی میں یاد ہے کہ کبھی تم نے کہا ہو کہ اے اللہ! مجھے تو چاہیئے۔کبھی بھی نہیں کہا۔کیونکہ اللہ کا تعلق دِل سے ہے،تمھارے دِل سے اللہ کی آواز ہی نہیں نکلتی۔جب تمھارے دِل میں اللہ اللہ بس جایگا تو تم کبھی نہیں کہوگے کہ مجھے جنت چاہیئے تو یہی کہوگے کہ بس تو چاہیئے اور کچھ نہیں چاہیئے۔جب اللہ مل گیا تو خود بخود بن مانگے ہی کسی جنت میں بھیج دے گا۔اب اللہ کو اپنے اندر لانے کا طریقہ؟ ہم ہندوؤں میں بھی گئے اور سکھوں میں بھی گئے۔سب نے کہا ہے کہ جب تک اللہ من میں نہ آئے نا تو یہ سب کچھ فضول ہے۔پھر کیا کہا، اُنھوں نے کہا یہ مذہب بھی فضول ہیں۔اگر کسی کے اندر اللہ نہیں ہے تو یہ زبان صرف طوطا ہے۔کیونکہ ایک طوطا ساری عمر اللہ اللہ کرتا رہے تو ایک طوطا ہی رہتا ہے،جب تک اللہ اندر من میں نہ آئے۔یہی ایک نسخہ ہے۔یہی ایک نسخہ روحانیت ہے۔

اب وہ اللہ من میں کیسے آتا ہے؟ اُس کو اندر جذب کرنا ہے۔اُس کے لئے روزانہ 66 مرتبہ کاغذ کے اوپر لکھتے ہیں ۔فجر کی نماز کے بعد یا جب بھی وقت ملے تو چھیاسٹھ مرتبہ لکھتے ہیں جس طرح 786 کو بسم اللہ سے نسبت ہے اسی طرح 66 کو اسم اللہ سے نسبت ہے۔اور تھوڑے ہی دِن لکھتے ہیں۔ایک دِن آتا ہے جو کاغذ پر لکھتے تھے نا وہ آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جاتا ہے۔یا دوسرا طریقہ ہے، زیرو کے بلب کے اوپر پیلے رنگ کا اللہ لکھتے ہیں،رات کو سونے لگتے ہیں تو اُس کو دیکھتے رہتے ہیں۔کچھ عرصے بعد وہ جو بلب کے اوپر اللہ لکھا ہے نا وہ آنکھوں میں آجاتا ہے۔ دونوں طریقوں میں سے آپ کوئی بھی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں۔جب آنکھوں میں آجاتا ہے پھر لکھنا دیکھنا بند کریں آنکھوں سے پھر توجہ سے اُس کو دِل کے اوپر اُتار دیں۔پھر وہ آنکھوں سے ہوتا ہوا سیدھا دِل کے اوپر آکر بیٹھ جاتا ہے۔اُس وقت قرآن مجید فرماتا ہے کچھ لوگ ہیں جن کے دِلوں پہ ایمان لکھ دیا ہے۔یہ اللہ ایمان ہی ہے۔ پولیس کی مہر پولیس والا، اللہ لکھا گیا اللہ والا۔جب یہ اللہ دِل پہ جذب ہوتا ہے اُس وقت دِل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے،ٹک ٹک،ٹک ٹک، وہ دِل کی تسبیح چل پڑتی ہے۔اُس تسبیح کے ساتھ اللہ ھو ملاتے ہیں۔ ایک (دھڑکن) کے ساتھ ایک (دھڑکن) کے ساتھ ھو۔گھڑی گھڑی اس طرح کرتے ہیں تو دِل کی دھڑکنیں اللہ ھو میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔رات کو سونے لگو اِس (شہادت کی) انگلی کو قلم خیال کرو، تصور میں اللہ اللہ لکھتے سو جاؤ اسی میں نیند آجائے۔صبح اُٹھو، وضو ہو یا نہیں ہو،دِل کا وضو پانی سے نہیں ہوتا،ذکر خفی کرتے رہو۔جب تک دِل کی دھڑکنیں اللہ اللہ نہ پکاریں اُس کو ذکر خفی کہتے ہیں۔جب دِل کی دھڑکنیں اللہ اللہ پکارتی ہیں یہ ذکر قلبی

ہے۔آج تمھارا پہلا قدم طریقت میں آ گیا۔آج تمھاری گاڑی اللہ کی طرف چل پڑی۔کیونکہ طریقت کا تعلق اس دِل سے ہے۔اللہ اللہ کرتے کرتے یہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔اُس کو حقیقت کہتے ہیں۔حقیقت کا تعلق ان نظروں سے ہے۔

اب ہمارے علماء کیا کہتے ہیں، دیکھا داڑھی ہو گئی ہے، دو چار نمازیں پڑھتا ہے، اب آگے پہنچاؤ اللہ کی طرف۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ تو اب سیاست میں آجا۔اُس بیچارے کو سیاست میں لے آتے ہیں۔اس طرح پانچ چھ سال اُس غریب کے ضائع کر دیئے نا۔اب کرسی ملی تو مولوی صاحب کو ملی ،اُس بیچارے کا کیا ہوا، اُس کو کیا ملا؟ اب وہ کہتا ہے مولوی صاحب اب کیا کریں۔کہتا ہے کہ جہاد پہ چلا جا تو اُس کو قتل کر وہ تجھ کو قتل کرے اس طرح اُن کی عمریں برباد ہو جاتیں ہیں۔جس میں اللہ آ گیا اُس کو سیاست کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں۔سیاست اُس کے پیچھے بھاگے گی۔بےنظیر اُس کے پیچھے بھاگے گی۔لوگ اُس کے پیچھے بھاگیں گے۔کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دِل کی دھڑکنیں خاموش ہو گئیں۔ان دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ملانا ہے نا۔اُن کی دھڑکنیں خاموش ہو گئیں۔پھر وہ کیا کریں؟۔بلھے شاہ ہیں قصور میں وہ کہنے لگے : اساں نچ کے یار منایا ہے۔بڑی حیرانی ہوئی کہ نچ کے یار کیسے مانتا ہے۔پھر کہنے لگے کہ کتھے نچناوی عبادت بن جاندا۔ پوچھا بلھے شاہ یہ کیا فرمایا۔ کہنے لگے بلھا خوب نچیا خوب نچیا دِل دیاں دھڑکناں اُبھریاں۔دھڑکناں نال فر اللہ ملایا۔ جس ویلے اللہ اللہ ملایا اللہ دی من گیا نا۔اے نچنا؟ نیت تے اے سی اللہ منے۔ سارا دارومدار نیتاں تے ہے نا؟ اب چاہے آپ ناچیں چاہے کبڈی کھیلیں،قلندر پاک نے بھی نچایا،امیر کلال نے کبڈی کھلائی۔چاہے آپ ورزش کریں دِل کی دھڑکنیں اُبھریں تو اُن کے ساتھ اللہ ھو ملائیں۔یہ ایک راز ہے جس کو اللہ چاہے گا اُس کے دل کی دھڑکن اللہ اللہ میں لگ جائیگی۔جس کے دِل کی دھڑکن اللہ اللہ میں لگ جائے وہ سمجھو اللہ کا دوست ہو گیا۔فاذکرونی اذکرکم یہ نہیں کہا تو نماز پڑھ میں نماز پڑھوں گا تو روزے رکھ میں روزے رکھوں گا۔اُس نے کہا تو میرا ذکر کر میں تیرا ذکر کرونگا۔اور یہ لازمی ہے، جس کے دِل میں اللہ اللہ شروع ہو گئی اُس کے دِل میں اللہ کی محبت شروع ہو ہی جائیگی۔اُس کو اللہ سے محبت ہو گئی تو اللہ کو اُس سے ستر گنا زیادہ ماؤں سے محبت کرنی چاہیئے۔

یہ ہے،اِس کا طریقہ ہے، اِس کے لئے اجازت ہوتی ہے۔اجازت کیا ہوتی ہے؟ آپ یہاں تہجد پڑھتے رہیں شیطان یہاں کونے میں کھڑا انتظار رہتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ پڑھتا رہ تیرا دِل تو میرے ہاتھ میں ہے۔جب جی چاہے گا تجھے موڑ دونگا۔ جب انسان صحیح طرح سے نماز نہیں پڑھ سکتا تو شیطان اُسے موڑ دیتا ہے۔جب کوئی شخص اِس دِل میں اللہ بسانے کی کوشش کرتا ہے تو پھر شیطان سوچتا ہے کہ اگر اللہ اُس کے اندر چلا گیا یہ تو گیا نا۔ہمارے ہاتھوں سے گیا۔اُس کے پاس شیطانی فوج ہے،حکم دیتا ہے جاؤ اِس کو برباد کرو تباہ کرو کچھ بھی کرو یہ اللہ اِس کے اندر نہ جائے۔کیوں نہ جائے؟ کیونکہ

اُسے پتہ ہے کہ کوئی لوگ ہیں اللہ اللہ کرنے سے اُن کے دِلوں پہ اللہ نقش ہو جاتا ہے۔اور کوئی ایسے لوگ ہیں جو اللہ اللہ کرتے ہیں اُن کے دِلوں پہ مدینہ شریف آ جاتا ہے پھر وہ کہیں بھی ہے، مدینے میں ہے۔اس لئے کہ اُسے۔پھر انسان شیطان کے شکنجے میں نہیں آتا۔ کیونکہ اللہ اللہ کرنے سے اللہ اُس کے دِل پر نقش ہو جاتا ہے۔کوئی ایسے لوگ ہیں جو اللہ اللہ کرتے ہیں تو اُن کے دلوں میں مدینہ شریف آ جاتا ہے۔ پھر وہ کہیں بھی جائیں مدینے میں ہیں۔اور کئی ایسے لوگ ہیں جو اللہ اللہ کرتے ہیں اور اُن کے دِلوں میں خانہ کعبہ آ جاتا ہے۔ایک دفعہ مجدد صاحب نے دیکھا کہ باطنی مخلوق اُن کو سجدہ کر رہی ہے، یہ جنات، فرشتے۔ بڑے پریشان ہوئے کہ سجدہ تو انسان کو جائز نہیں، پھر یہ کیسے سجدہ کرر ہے ہیں؟ آواز آئی کہ گھبراؤ نہیں یہ تمھیں سجدہ نہیں کرر ہے وہ جو تمھارے اندر کعبہ بس گیا نا یہ اُس کو سجدہ کرر ہے ہیں۔تو شیطان کو پتہ ہے کہ انسان ان منزلوں میں کہیں تک پہنچ سکتا ہے۔ تو شیطانی فوج اُس پر ٹوٹ پڑتی ہے۔جب کسی انسان کے پاس اللہ کے لئے طاقت ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو بھی رحمانی فوج دیتا ہے۔۔تو شیطانی فوج تم پہ ٹوٹ پڑی اور رحمانی فوج شیطانوں پہ ٹوٹ پڑی۔اور رحمانی فوج اُس وقت تک تمھارا ساتھ دے گی جب تک تمھارے اندر رحمان جاگ نہیں اُٹھتے۔تو بندہ نہیں رہے بندہ نواز بن گئے۔غریب نہیں رہے غریب نواز بن گئے۔اس کے لئے ہم نہ کوئی بیعت کرتے ہیں نہ نذرانہ طلب کرتے ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیعت کے بغیر فیض نہیں ہوتا۔ بیعت تو اُس نے کری نہیں۔ہم بھی مانتے ہیں کہ پیسوں کے بغیر آم نہیں آتے۔اگر پیسوں کے بغیر کوئی آم کا ٹوکرا دے گیا تو یہ کسی کا بہت بڑا کرم ہو گیا نا۔ہم یہ کہتے ہیں ٹھیک ہے کہ بغیر بیعت کے فیض نہیں ہوتا۔اگر بیعت کے بغیر ہی تمھارا دِل اللہ اللہ میں لگ جائے تو؟ یہ بہت بڑی ہستی کا کرم ہو گیا نا؟ یا اللہ کا یا اُس کے حبیب کا یا حضرت علی کا۔

باقی کسی کو طاقت نہیں ہے کہ تمھارا دِل اللہ اللہ کرے۔جب اُن کا کرم ہو گیا پھر بیعت ہے یا نہیں ہے پھر تمھیں کیا پرواہ ہے؟ پھر وہی تمھارے لئے کافی ہے نا۔اِس کے لئے اگر کوئی اِس کی اجازت لینا چاہے تو بڑی خوشی سے اجازت لے اور اپنی قسمت آزمائے۔اگر اللہ اللہ شروع ہو گیا تو دعا دے دینا یقین کرو! اب تو فرقوں کے چکر میں ہیں جب تمھارے اندر اللہ اللہ شروع ہو گیا نا تو پھر تمھیں فرقوں کی ہوش ہی نہیں رہے گی۔پھر تم اپنے اندر کے چکروں میں لگ جاؤ گے۔پھر تم کہو گے ھل مزید، اور زیادہ، اور زیادہ۔

سوال: یہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرہ نے اللہ کا دیدار کیا ہے اور کوئی خاتون دیدار میں نہیں جا سکی۔اُس کی کیا وجہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک کو کیوں بنایا؟ اتنا مرتبہ کیوں دیا، اُس کی کیا وجہ ہے۔؟

جواب: یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔جس کو چاہے۔آپ کی اور بھی اولاد تھی نا لیکن حضرت فاطمۃ الزہرہ کو اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا نا۔

سوال: آپ فرماتے ہیں ولی وہ جس نے رب کا دیدار کیا ہو۔ جو رب سے ہم کلام ہوا ہو۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی ؟

جواب: ولی اللہ اُس کو بولتے ہیں۔ ولی کا مطلب ہے دوست۔ ولی اللہ، اللہ کا دوست۔ ولی اللہ، نہ اللہ کو دیکھا ہے نا بات چیت کری ہے تو اُس کی دوستی کیا ہے؟ ولی اللہ وہی ہوتا ہے جس نے رب کا دیدار کیا ہو، بات چیت کی ہو۔ اُسے ولی اللہ کہتے ہیں نا۔ اگر آپ سے بات چیت بھی نہیں ہے دیدار بھی نہیں ہے تو وہ ولی اللہ نہیں ہے۔ مومن ہے، نیکوکار ہے، حافظ ہے ولی اللہ نہیں ہے۔

سوال : کیاآپ ھم کو حضرت علیؑ کا دیدار کرا سکتے ھیں؟

جواب: یہ تو آسان کام ہے۔ ہمارے پاس ہیں۔

سوال : امام مھدیؑ کے بارے میں بتائیں کہ وہ کب آئیں گے ؟

جواب: یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کب آئیں گے۔ جب آئیں گے تو سب کو پتہ چل جائے گا نا۔ لوگ کہتے ہیں پیدا ہو چکے ہیں۔ لیکن اب ہماری سمجھ میں جو بات آئی ہے، کوئی کیا نشانی بتاتا ہے کوئی کیا نشانی بتاتا ہے، ہم نے جو اُن دس پاروں میں نشانی پڑھی ہے وہ نشانی ہم کو کسی نے بتائی نہیں۔ اُس میں یہ تھا کہ جس طرح حضور پاک ﷺ کی پشت کے اوپر مہرِ نبوت تھی اسی طرح مہدی علیہ السلام کی پشت کے اوپر مہرِ مہدیت ہوگی۔ جو کہے امام مہدی ہوں، دیکھنا۔ جو کہے گا میں امام مہدی ہوں پھر پشت تو دکھانی پڑے گی نا اُس کو، مہر کو دیکھ کر تسلیم کرلیں گے۔ آپ کسی فرقے یا مذہب سے ہیں مجھے اس مطلب نہیں ہے۔ آپ دوزخ میں جائیں یا بہشت میں جائیں مجھے اس سے بھی مطلب نہیں ہے۔ ایک اللہ کا حکم ہے جو تم کو پہنچا دیا۔ اب اُس کی پریکٹس کروگے تو ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ نہیں کروگے تو ہمیں پرواہ کوئی نہیں ہے۔ ہاں! حقیقت ہے۔

اب بہتر فرقے ہیں۔ حضور پاک کے زمانے میں کون سا فرقہ تھا؟ نہ سُنی تھا نہ شیعہ تھا نہ وہابی تھا۔ کونسا فرقہ تھا حضور پاک ﷺ کے زمانے میں؟ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں اُمتی وہ ہے جس میں نور ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ قیامت کے دِن اُمتوں کی پہچان اُن کے نور سے ہوگی۔ جب وہ نور نکلتا گیا تو سُنی شیعہ وہابی بنتا گیا نا۔ یہی وجہ ہے نا۔ اب اگر تمھارے اندر دوبارہ نور آجائے تو کبھی نہیں کہوگے کہ میں سُنی ہوں میں شیعہ ہوں۔ یہی کہوگے بس کہ میں اُمتی ہوں تمھارا یا رسول اللہ ۔ جب سارے ہی اُمتی ہوگئے۔ سارے شیعہ سُنی وہابی اُمتی ہوگئے تو پھر جھگڑا کس چیز کا۔ اُمتی نور سے ہوتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں صرف تین فرقے تھے۔ یہ شاید آپ لوگوں کو برا لگے۔ ایک وہ تھے جو مومن تھے دِل سے بھی زبان سے بھی۔ وہ اُمتی تھے اُن کے لئے حضور پاک نے فرمایا کہا گر اُن سے کچھ غلطی ہوئی تو میں اُنکی شفاعت کرونگا۔ اُن کے لئے کہا ہے۔ تو دوسرے کون تھے جن کے دِل کالے تھے، دِل نہیں مانتے تھے۔

زبانیں نمازیں پڑھتی تھیں۔زبانوں میں بڑے مومن تھے دِلوں سے کالے تھے۔وہ منافق کہلاتے تھے نا۔اور تیسرے کون تھے جو مسجدیں بھی چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ خوارج کہلاتے تھے نا۔ اب یا منافق ہے،یا خوارج ہے یا اُمتی ہے۔اب خود ہی حساب لگا لو تم کیا ہو؟ اُمتی بننے کے لئے تمھیں اپنے اندر نور پیدا کرنا پڑے گا۔اور نور جب تک اللہ اللہ کا ٹکراؤ نہیں ہوگا نا وہ نور تمھارے سینے میں نہیں جائیگا۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ کوئی بھی ولی، حضرت امام حسین، پنج تن پاک، حضرت علی ،حضور پاک ﷺ کسی کو بھی سینے سے لگالیں تو وہ نور ہو جائیگا۔لیکن وہ کسی کسی کے لئے ہے نا۔سب کیلئے تو نہیں ہے۔ سب باقی کیا کریں؟باقی اپنی اپنی محنت کریں نا۔اپنے اندر اللہ کو بسائیں نا۔ دِل کی دھڑکنوں کے ساتھ اللہ ملتا ہے تو پھر وہ نور بنتا ہے نا۔ تو وہ اُس سے اُمتی ہوتا ہے نا۔ جو اجازت لینا چاہیں وہ میری زبان کے ساتھ اللہ کریں اجازت اجازت ہو جائیگی۔

سوال: سرکار یہ بھی بتا دیں ہم کون سے آدم کی اولاد ہیں؟

جواب: ہم آخری آدم کی اولاد ہیں۔ اس سے پہلے چودہ آدم ہو گزرے۔ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تھا تب فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ بھی دُنیا میں جا کر فسق و فجور پیدا کرے گا۔اُنہوں نے آدموں کا حال دیکھا ہوا تھا تب کہا تھا نا۔ورنہ فرشتوں کو کیا پتہ تھا کہ کیا بنا رہا ہے۔اور اِس سے پہلے، ملک یونان ہے۔ اُس کو اُس وقت کانزا بولتے تھے۔ یہاں ایک قوم تھی جو ہم سے پہلے آدم ہیں۔ یہ ہم نے اُن دس پاروں میں پڑھا نا۔ہم اپنے طور پر نہیں کہہ رہے۔ہم نے اُن پاروں سے پڑھا۔ اُس دور میں اُن لوگوں کو اتنا علم تھا کہ اوپر جو اللہ تعالی فرشتوں کو جو حکم دیتا نا اُن کو نیچے پتہ چل جاتا تھا۔پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے اللہ !ان کا علم تو اتنا زیادہ ہوگیا ہے کہ تم اوپر ہم کو حکم دیتے ہو تو ان کو پتہ چل جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جاؤ اور ان کا امتحان لو۔ایک بچہ بارہ سال کا بکریاں چرا رہا تھا۔جبرائیل علیہ السلام اُس کے پاس گئے اور کہا کہ بتا تو بھی کچھ جانتا ہے۔تو اُس نے کہا کہ پوچھو۔تو کہا بتا کہ جبرائیل علیہ السلام کہاں ہے؟ تو اُس نے آنکھیں بند کریں اور اُس نے کہا آسمانوں میں نہیں ہیں۔ پھر کہا بتاؤ۔ اُس نے آنکھیں بند کریں کہا کہ زمین میں بھی نہیں ہیں۔تو جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا پھر کہاں ہیں؟ تو اُس نے کہا کہ میں نے دُنیا کا ہر خطہ دیکھ لیا ہے، کہیں بھی نہیں ہیں۔اب تو ہے یا میں ہوں۔اُس وقت اللہ تعالی نے فرمایا کہ ان کو اتنا علم ہوگیا، ایسا کرو پانی کو حکم دو کہ اُن کو غرق کر دیں۔تو اُنہوں نے نیچے سُن لیا۔اُنہوں نے شیشے کے مکان بنا لئے تو پھر پتھروں کو حکم ہوا۔ پہاڑوں نے پتھر برسائے اور اُن کو غرق کیا۔تب اِس آدم کو مٹی سے بنایا کہ وہ وہاں تک نہ پہنچ سکے جہاں تک وہ پہنچے تھے۔اس لئے فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ بھی فسق و فجور پیدا کرے گا۔ حضور پاک نے

فرمایا تھا کہ میں اُس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا بھی نہیں گیا تھا۔ تو نبی تو پھر کسی قوم میں ہوتا ہے نا۔ اُس کا مطلب ہے پہلے بھی کوئی قوم تھی نا تب تو آپ نے کہا تھا کہ میں اُس وقت بھی نبی تھا۔ ہاں جی اور کوئی بات ہے؟ مزا آرہا ہے۔

سوال: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں . جبکہ مھدی علیہ السلام نے ابھی آنا ھے؟

جواب: اُس کا جواب ہم یہ تو دے سکتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ لیکن مہدی علیہ السلام خاتم الاولیاء ہیں۔ کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کو بھی تو آنا ہے نا۔ یہ جو (سوال) لکھنے والے ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام آئیں گے۔ تو پھر مہدی علیہ السلام اولیاء ہی تو ہونگے نا۔ ولیوں میں سے ہونگے نا۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ مہدی علیہ السلام کو علیہ السلام کیوں کہا گیا؟ اس لئے کہ وہ ایک نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بیعت کریں گے نا۔ جو نبی کو بیعت کرے گا وہ علیہ السلام ہو گا نا۔

سوال: جب امام مھدی آئینگے تو لوگ اُنھیں کس طرح پہچانیں گے؟ امام مھدی کا ظھور کیسے ھو گا؟

جواب: تم لوگوں کی بات چھوڑو۔ تم اب کوشش کرو کہ تم اُن کا ساتھ کیسے دو گے؟ تم اُنھیں کیسے پہچانو گے؟ کچھ لوگوں نے حضور پاک ﷺ کو بھی مان لیا تھا کہ وہ نبی ہیں۔ لیکن فائدہ تو اُن کو ہوا نا جنھوں نے اُن کا ساتھ دیا۔ فائدہ تو اُن کو ہوا نا؟ اب تمھیں فائدہ تب ہوگا، اگر کہہ رہے ہو کہ وہ آ گئے ہیں، جب تم اُن کا ساتھ دو گے۔ اُن کا ساتھ دینے کے لئے تمھیں اُن کی پہچان چاہئے۔ کیسے پہچانو گے؟ ایک حدیث میں ہے کہ 70 ہزار علماء دجال سے بیعت ہونگے۔ یہ بھی ہے نا؟ اب دجال سے کیسے بیعت ہونگے اور امام مہدیؑ کو کیسے پہچانیں گے؟ جب دجال کہے گا کہ میں امام مہدیؑ ہوں۔ اُمت کہے گی ہمیں پتہ نہیں چلتا، مولوی صاحب آپ جاؤ اور مسئلے مسائل دیکھو۔ واقعی وہ مہدی ہے یا نہیں؟ تو مولوی صاحب چلے جائیں گے۔ سب مسئلوں کا جواب دجال دے دے گا۔ کیونکہ وہ فرشتوں کو بھی کافی تھا نا۔ سارے مسئلے اُس کو آتے ہیں نا۔ سب مسئلوں کے جواب دے دے گا۔ اُس کا دماغ مطمئن ہو جائیگا نا، مولوی صاحب کا۔ اب رہ گیا دِل۔ دِل میں تو اللہ نہیں ہے مولوی صاحب کے، شیطان ہے۔ اب اس (مولوی صاحب) کے دِل میں تو چھوٹا سا شیطان ہے اور وہ دجال میں تو بڑا شیطان ہوگا نا۔ دماغ تو مطمئن ہوگیا اُس کا مسئلوں سے اور اُس کے دِل نے اُس شیطان کو بھی قبول کرلیا نا۔ وہ

اُس کا جا کے بیعت ہو گیا نا۔

اب مہدی علیہ السلام کے پاس لوگ کیسے جائینگے؟ کیسے پہچانیں گے؟ مہدی علیہ السلام کے پاس وہی لوگ جائیں گے تو اُن کے دماغ بھی مطمئن نہیں ہونگے اور دِل بھی مطمئن نہیں ہونگے کیونکہ دِلوں میں شیطان ہے نا۔جن کے دِلوں میں نور ہوگا، وہ بھلے چور ڈاکو ہی سہی، دِلوں میں نور ہوگا، وہ جب نور کے سامنے جائینگے تو نور کے مطیع ہو جائیں گے نا۔ پھر ایسا نہ ہو، وہ بلیم باعور بہت بڑا عالم تھا جب موسیٰ کی مخالفت کی تو کتے کی شکل ہو گیا۔ اسی طرح جس نے امام مہدی کی مخالفت کری وہ کتے کی شکل میں دوزخ میں جائیگا۔ وہ اصحاب کہف کا کتا ہے وہ اصحابِ کہف سے محبت کرتا تھا، کوئی نمازیں بھی نہیں پڑھیں صرف محبت کرتا تھا۔ سچی محبت تھی۔ وہ اُس بلیم باعور کی شکل میں جنت میں جائیگا نا۔ اب تم لوگ سچی محبت پیدا کرو۔ تو سچی محبت تب ہی ہوگی جب تمھارے دِل میں اللہ اللہ آئے گا۔ تب تمھارے دِل میں اللہ کی محبت ہوگی نا۔ تو پھر ولیوں سے بھی ہو جائیگی، تو امام مہدی علیہ السلام سے بھی ہو جائیگی۔ اس کے بغیر تم مہدی علیہ السلام کو کبھی بھی نہیں پہچان سکتے۔

سوال: حضرت علی کا دیدار آپ نے کیا ۔آپ فرماتے ھیں بہت آسان ھے. اگرھم چاھیں تو کیا آپ دیدار کروا سکتے ھیں؟

جواب: ہم نے بھی کیا ہے۔ اُس کے لئے علم سیکھا ہے نا۔ اُس کیلئے لال باغ میں گئے۔ لال باغ میں تین سال رہے۔ جو علم سیکھا حضرت علی کیا، اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا۔ لیکن ہم کو دیدار حضرت علی نے کرایا نا۔ ہم کو تو ملا ہی وہاں سے ہے۔ ہم تو حضرت ابو بکر صدیق کو نہیں کہتے کہ درجہ کم ہے لیکن اُن کا درجہ جو ہے نا وہ شریعت میں ہے۔ طریقت میں اِن کا (حضرت علی کرم اللہ وجہ کا) ہے۔ پھر یہ ہم اسی لئے تو بیٹھے ہوئے ہیں نا۔ کوئی آئے تو سہی (حضرت علی کا دیدار کرنے)۔ ہم بھی کہہ رہے ہیں..

سوال: آپ نے فرمایا ھے که الله کو دِل میں بسا کر انسان مومن بن جاتا ھے. اور ولی کامل بن جاتا ھے. اور انسان یه سب کچھ اُس وقت بنے گا جس کے دِل میں نور ھو گا. اگر دِل میں الله چلا جائے تو ھر طرح سے شیطان چلا جاتا ھے؟

جواب: یہ تو ضرور ہے جب دِل میں اللہ چلا گیا تو جتنی بھی برائیاں ہیں سب خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ آپ جیسے بھی گناہگار ہیں جب آپ اللہ اللہ کریں گے تو گناہ دُھل جائینگے نا۔ جب اللہ اللہ اندر جائے گا، اگر تو شرابی بھی ہے تو اللہ اللہ اندر جائے گا تو شراب باہر آ جائیگی نا۔ تو چاہے جتنا بڑا پاپی ہے گناہگار ہے اگر تو اللہ اللہ کرے گا تو تیرا

دِل صاف ہو جائیگا نا چمک جائیگا نا۔تب تیرے دِل میں اللہ کی محبت ہوگی نا۔ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اُس کی فائل میں لکھتے ہیں کہ نماز پڑھی ہے۔ لکھتے ہیں نا۔اور جب نماز پڑھتا ہے تو دِل میں تھوڑا سا تکبر بھی آجاتا ہے نا۔ اصل تکبر تو دِل کا ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالٰی کبھی کبھی مخلوق کو دیکھتا ہے تو وہ فائل کو نہیں دیکھتا وہ صرف دِل کو دیکھتا ہے۔ یہ فائلیں تو نبیوں اور ولیوں کے لئے لیکن یہ دِل اللہ کے لئے ہے۔ جب وہ فائل پہ لکھتے ہیں کہ نماز پڑھی تو دِل پر سیاہ نکتہ بھی لگاتے ہیں(تکبر کا)۔ایک دھبہ وہاں (فائل میں) لگاتے ہیں اور ایک دھبہ دِل پر لگاتے ہیں۔اگر فائل میں لکھتے ہیں تو دِل پر دھبہ کیوں لگاتے ہیں۔وہ اس لئے کہ جب اللہ اُس کے دِل کی طرف دیکھے تو جان لے کہ وہ کتنا گناہگار ہے۔ادھر نمازیں پڑھنے سے فائل سیاہ ہوگئی اُدھر تکبر و حسد سے دِل سیاہ کالا ہوگیا۔ جب دِل سیاہ کالا ہو جائے گا۔تو پھر ہم دِل کو سفید کرنے والا سبق سیکھیں گے۔ دِل کو صاف کرنے کے لئے اللہ اللہ کرنے کی ضرورت ہے۔جس نے اللہ اللہ سیکھ لیا اُس سے اُس کا دِل منور ہوگیا صاف ہوگیا چمک اُٹھا۔ جب اللہ نے اُس کی طرف دیکھا تو اللہ نے اُس کی فائل کو نہ دیکھا صرف اُس کے دِل کو دیکھا اور اُس نے رب کو پا لیا۔اب اگر تو گناہگار بھی ہے اور فائل بھی گناہوں سے بھری ہوئی ہے تو پھر دِل سے اللہ اللہ کریں۔

اللہ تعالٰی کہتا ہے کہ میں جسے چاہوں گمراہ کروں جسے چاہوں ہدائت دوں۔لوگ کہتے ہیں میں نے نماز پڑھی مجھے ہدائت ہوگئی۔ ہم کہتے ہیں کہ نمازوں میں ہدائت نہیں ہے۔اگر نمازوں میں ہدائت ہوتی تو سارے نمازی جنتی ہوتے۔ یہ وہی ہے کہ اگر ہدائت صرف داڑھیوں میں ہوتی تو سارے داڑھیوں میں ہوتے نا۔ ہدائت کا تعلق دِل سے ہے۔اگر تو بولتا ہے کہ تجھے ہدائت دی گئی تو تیرا دِل صاف ہونا چاہئے۔تمھارا دِل اللہ اللہ کرے اگر دِل اللہ اللہ کرتا ہے تو اُس سے بڑھ کر کوئی ہدائت نہیں۔اگر ہدائت ہوگئی تمھارے دِل بھی اللہ اللہ کریں گے۔

دعا

اعوذ باالله من شیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

یاالٰہی رحم ،یاالٰہی رحم ،یاالٰہی رحم یاالٰہی ان سینوں پر رحم۔یاالٰہی ان شیعوں پر رحم ،یاالٰہی مسلمانوں کو نیک کردے۔

لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

❀❀❀❀

END OF PAGE